منامیہ

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق

غلام حسن حسنو ایم اے

ناشر

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر خپلو

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

منامیہ

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

ترجمہ و تحقیق

غلام حسن حسنو ایم اے

ناشر

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چلو

فہرست مضامین

نمبرشمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبرشمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	رسالہ منامیہ	5	2	منامیہ کے نسخے	6
3	وجود نور کے ۳ مراتب	8	4	نور حقیقی مطلق	8
5	ظلمت و تاریکی	9	6	ضیاء و روشنی	9
7	انوار کا ادراک واخذ	10	8	عالم خیال ومثال	11
9	خواب کی حقیقت وماہیت	12	10	پریشان خوابی	14
11	تعبیر خواب	14	12	خواب میں گڑبڑ کی وجہ	15
13	ناقابل تعبیر خواب	16	14	قسم اول محجوبین	16
15	دوم متوسطین	16	16	قابل تعبیر خواب	17
17	قسم اول متوسطین	17	18	قسم دوم کاملین	17
19	ظہور تعبیر خوب میں تاخیر یا تیزی	17			

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

رسالہ منامیہ

یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے جو" رسالۂ منامیہ" اور" رسالۂ مثال وخیال " کے ناموں سے پکارا جاتا ہے جیسا کہ اس کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ یہ رسالہ خواب سے متعلق ہے خواب ایک حقیقت ہے ہر شخص کا خواب نتیجہ، پس منظر، پیش منظر، تاثیر اور انجام کے لحاظ سے منفرد ہوا کرتا ہے ایک جوان اور بوڑھے کے خواب میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے اسی طرح ایک عابد مرتاض اور غافل کے خواب میں کوئی نسبت نہیں ہوتی اسی طرح زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والوں کے الگ الگ خواب اور ان کی الگ الگ تعبیریں ہوتی ہیں۔ قرآن مجید کے علاوہ دوسری آسمانی کتابوں میں متعدد خواب بیان ہوئے ہیں اور علما اور ماہرین کی کوششوں کے نتیجے میں خوابوں کی تعبیر پر قابل قدر ذخیرہ وجود میں آچکا ہے جن میں محمد بن سیرین کے خواب نامے اور خواب نامۂ یوسفی نہایت اہم کتابیں ہیں۔

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

اس رسالے کا موضوع خواب اور رویا ہے اور اس میں خواب کی حقیقت، ماہیت، خواب کے اثرات اور تعبیر خواب کا ذکر ہے اس کے علاوہ اس میں نور اور اس کی ماہیت کے بارے میں بھی مختصراً ذکر آیا ہے یہی وجہ ہے کہ کتاب خانۂ ملک تہران میں محفوظ نسخے پر رسالہ کا نام منامیہ کی بجائے "نوریہ امیریہ" آیا ہے۔

اس رسالے میں مذکور باتوں کے ثبوت میں متعدد آیات واحادیث سے استشہاد کئے گئے ہیں رسالے کی زبان سادہ ہے اس میں مشکل اور مسجع ومقفیٰ الفاظ وتراکیب کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہیں اس میں کوئی شعر نہیں آیا ہے جبکہ آیات واحادیث بھی شاہ ہمدان کے دوسرے کتب ورسائل کے مقابلے میں کم ہیں ۔

یہ رسالہ ابھی تک صرف ایک بار شائع ہوا ہے اور وہ بھی کتابی صورت میں نہیں بلکہ مجلّہ دانش میں شائع ہوا ہے کتابی صورت میں پہلی بار اشاعت کی سعادت ہمیں مل رہی ہے فللہ الحمد۔

منامیہ کے نسخے

حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی کا یہ رسالہ اہل علم کے ہاں بہت مقبول ہے جس کا ثبوت اس کے متعدد قلمی نسخے ہیں اس کے درج ذیل نسخے موجود ہیں۔

1۔ قومی عجائب گھر کراچی 4 - 1975-912/40 mn یہ 984ھ سے پہلے لکھا گیا نسخہ ہے اسی ادارے میں ایک اور نسخہ بھی تحت نمبر mn-1969-182/4 محفوظ ہے جو بہت بعد میں کتابت ہوئی ہے۔

2۔ ایک نسخہ گنجینۂ نظامانیاں ٹنڈو قیصر حیدر آباد سندھ میں بموجود ہے جو 1157ھ میں ابونصر سندھی کے ہاتھوں کتابت ہوئی ہے۔

NYP MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

3۔ لینن گراڈ روس میں تین نسخے موجود ہیں جن کے نمبر یہ ہیں اول b-2284 یہ 875ھ میں کتابت شدہ ہے۔ دوم c-1602 یہ 1036 میں لکھا گیا نسخہ ہے اور سوم c-1092 اس پر تاریخ کتابت درج نہیں ہے

4۔ کتاب خانۂ گنج بخش اسلام آباد میں تحت نمبر 5417 ایک نسخہ محفوظ ہے یہ مجموعہ رسائل شاہ ہمدان کا ایک رسالہ ہے۔

5- دانشگاہ تہران میں اس کے چار نسخے تحت نمبر 2401/36 جو ایک مجموعے کا چھتیسواں نسخہ ہے اور رضا بن موسیٰ کشمیری نے طوس میں کتابت کی ہے، 3258/7 جو ایک مجموعے کا ساتواں نسخہ ہے اور یہ 1226ھ میں کتابت ہوئی ہے، 2830 اور 3660/16 جو ایک مجموعے کا سولہواں نسخہ ہے 919ھ میں کتابت شدہ ہے ۔

6- کتابخانۂ ملک تہران میں تین نسخے زیرنمبر4250 جسے ابوذر بن عبداللہ سبزواری نے مشہد میں 907ھ کو کتابت کی ہے اور یہ ستائیسواں نسخہ ہے ،4274 یہ مجموعے کا چوتھا نسخہ ہے اس کے ساتھ 24اقوال امیر کبیر بھی ہیں4256 جو940ھ میں لکھا گیا ہے مجموعے میں یہ بیسواں نسخہ ہے۔

7- دانشکدہ ادبیات تہران کے کتابخانے میں بھی ایک نسخہ زیرنمبر۶۴۳ موجود ہے جو مجموعے کا گیارہواں نسخہ ہے۔

8- آستان قدس رضوی مشہد میں ایک نسخہ زیرنمبر648 موجود ہے دوسرا نسخہ نمبر6980 ہے جو865 میں ھ کتابت ہوا ہے۔۔

9- فرہنگستان تاشقند میں دو نسخے زیرنمبر2344،2347 محفوظ ہیں

10- برٹش میوزیم لندن میں بھی ایک نسخہ موجود ہے۔

11- تاجکستان میں ایک نسخہ نمبر767 موجود ہے۔

12- قومی اسمبلی ایران تہران کی لائبریری میں ایک نسخہ تحت نمبر1159 محفوظ ہے۔

13- دارالکتب قاہرہ مصر میں ایک نسخہ تحت نمبر20 مجامیع فارسی طلعت موجود ہے جو1267ھ میں کتابت شدہ ہے۔

14- اورنٹیل لائبریری ٹونک انڈیا میں بھی ایک نسخہ موجود ہے

15- اورنٹیل لائبریری رضارام پور انڈیا میں بھی ایک نسخہ موجود ہے

16- رسرچ لائبریری سری نگر انڈیا میں چار نسخے تحت نمبر1066،1600، 1979 - 1548, موجود ہیں۔

اوپر ہم نے اس کے 29 قلمی نسخوں کا ذکر کیا ہے ایران کے مشہور عالم نسخہ شناس اور فہرست نویس آقائے احمد منزوی نے اپنی فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی جلد دوم میں نسخہ نمبر13641

NYF MANZOOR MEHMOOD ABAD UNIT KARACHI

تا13651 میں اس کے 10 مختلف نسخوں کی تفصیل دی ہے ان 39 قلمی اور ایک چھاپی نسخوں کی موجودگی سے اس کی مقبولیت کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

منامیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ حق حمدہ والصلوۃ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و اصحابہ

امابعد یہ ایک رسالہ ہے جسے اخوان الصفاء میں سے ایک عزیز کی التماس پر لکھا گیا ہے جن کے حقوق مؤدت کی بجا آوری اس ضعیف پر واجب ہے جن کے نیت وارادہ جادۂ اخلاص پر ثبت ہے حقیقتِ مثال، خیالِ مطلق ومقید، مراتبِ منامات ورویا کی کیفیت، عوالم علوی کے علوم ومعانی کے ادراک میں لوگوں کے درجات، خیال، عالم امثال اور عالم ارواح کے احوال وغیرہ۔ انہی کے التماس کے مطابق یہ چند کلمات جو موقع پر زبانِ وقت املا کرے ان شاءاللہ تعالیٰ قلم تحریر میں لایا جائے گا۔

NYE MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

وجودِ نور کے تین مراتب

اے عزیز! جان لے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے نور بصیرت کو اپنے نور سے منور فرمائے (آمین) ارباب کشف وعرفان کے نزدیک وحدت وکثرت کے لحاظ سے وجودِ نور کے تین مراتب ہیں۔

۱۔ مرتبۂ اول نور حقیقی مطلق۔

۲۔ مرتبۂ دوم ظلمت۔

اور ۳۔ مرتبۂ سوم ضیاء۔

اول نور حقیقی مطلق

امانور حقیقی مطلق کی رویت اس روسے کہ وہ نسبت واضافت سے مجرد ہے، مشکل ہے کیونکہ وہ عین ہویت مطلق ہے حضرت صمدیت جل شانہ کی بارگاہ اس سے بلند وبرتر ہے کہ مخلوقات کے افہام و عقول کا طائر سراپردۂ جلال کبریا تک پہنچ سکے:

لَاتُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ آنکھیں اللہ تعالیٰ کا ادراک نہیں کرسکتیں اور وہ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ (الانعام:۱۰۳) آنکھوں کا ادراک کرسکتا ہے وہ مہربان وباخبر ہے لیکن مظاہر میں تنزل کی حالت میں نور کو دیکھا جاسکتا ہے۔اور نسبت وتعلق کے پردوں میں اس کا تعین کرنا ممکن ہے ۔

ان تینوں اقسام میں سے ہرایک کی اپنی الگ الگ امتیاز اور پہچان ہے البتہ نور کا شرف اللہ تعالیٰ تک رسائی ہے یعنی نور حقیقی مطلق کے ساتھ نسبت کا شرف کیونکہ وہی اعیان موجودات کے ظہور کا سبب ہے جو پہلے عدم کے پردے میں مخفی وپوشیدہ اور عدم ونابودی کی تاریکی میں گم تھا۔

دوم۔ظلمت وتاریکی

مرتبۂ دوم ظلمت ہے یہ نور کا مدمقابل اور متضاد ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔

قسم اول ظلمت حقیقی ہے جس کا نظر آنا ممکن نہیں ہے یہ عدم محض ہے۔قسم دوم ظلمت جہالت ہے اس کا دیکھ لینا اگرچہ حس بصر (آنکھوں کی بینائی) سے ممکن نہیں ہے لیکن نور بصیرت پر اس کی قباحت واضح و آشکار ہوجاتی ہے۔قسم سوم ظلمت محسوسات ومرئی ہے جیسے ظلمتِ شب اور تاریک مقامات کی ظلمت ۔جسے ہرکوئی حس کے ذریعے ادراک کرسکتے ہیں ظلمت کا شرف یہ ہے کہ یہ نور مطلق کے ادراک کا ذریعہ ہے مراتب ظلمات میں نور حقیقی کے امتزاج واتصال کا امکان رکھتا ہے۔

NYI MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

سوم۔ضیأ وروشنی

مرتبۂ سوم ضیاء ہے یہ نور اور ظلمت کا مجموعہ ہے اس کی حقیقت ان دونوں کا امتزاج ہے اور اس کا طرفین اور برزخ عدم اور وجود کے درمیان ہے کیونکہ نور صفت وجود ہے اور ظلمت صفت عدم۔اسی لئے اصل ممکن کو بھی ظلمت کا وصف دیتے ہیں اور ممکن کو حاصل مقدار نورانیت وجود کے سبب سے ہے جو اسی لئے عدم کے پردے سے اس کا ظہور ہوتا ہے۔پس اس کی ظلمت کی وجہ نور کا عدم ہے جس طرح

نورانیت عدمیت کی بناء پر نور وجود سے استفاضہ کرتا ہے اور ہر نقص جو ممکن ہے نسبتِ عدمیہ کے احکام سے ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

اِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فِیْ ظُلْمَةٍ ثُمَّ رَشَّ عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ — اللہ تعالی نے پہلے مخلوق کو تاریکی میں پیدا فرمایا پھران پر اپنا نور چھڑکا دیا

اسی معنی کی جانب اشارہ ہے اس مقام پر خلق کا معنی تقدیر ہے یعنی اولین تقدیر ایجاد ہوا رش (چھڑکاؤ) عمل نور کی طرف کنایہ ہے یعنی جودِ ازلی کے خزانوں سے وجود نور کا افاضہ ظاہر ہوا۔

انوار کا ادراک واخذ

جب یہ معانی مقرر ہوا تو جان لے کہ عدم حقیقی جو وجودِ مطلق کے مقابل ہے، کا تحقق واثبات صرف غور وفکر کے ذریعے ہوتا ہے اور وجود محض جو نور مطلق ہے، کا ادراک بھی اسی ذریعے سے ہوتا ہے ان کا دیکھ لینا اور ادراک کرنا تنزل کے بغیر ممکن نہیں ہے عقلی لحاظ سے مرتبۂ عدم آئینے کی مانند ہے کہ مدمقابل کا جلوہ اس میں منعکس ہوتا ہے اس طرح انوار وجود کا مشاہدہ ہوتا ہے کہ وہ ضیاء ہے ،جس کی حقیقت کو عارف اور عالم کا چشم بصیرت ہی ادراک کرسکتا ہے کیونکہ عالم ارواح اور جو کچھ وہاں ہے، سراسر نورانی ہیں اور عالم اجسام ظلمت وکثافت سے متصف ہیں۔ عالم مثال عالم ارواح اور عالم اجسام کا برزخ اور دونوں عالم کا سنگھم ہے ان دونوں عالموں کے درمیان مناسبت ومشابہت موجود ہے عالم ارواح وعالم اجسام کے موجودات میں سے ہر ایک اس مناسبت کی بدولت جو ان دونوں عالموں کے درمیان موجود ہے، اسی عالم برزخ میں کم وبیش جولانی کرتا رہتا ہے عالم وجود کے حقائق واسرار کو میدان خیال میں جلوہ گر کرتا ہے اور وجود کے آئینے میں اسرار کا مشاہدہ کرتا ہے۔

اے عزیز! کیونکہ غیب مطلق کی اصل نور حقیقی ہے رویتِ نور کا کمال اس کے ضد پر موقوف ہے جو ظلمت ہے، مختلف عالموں کے ایجاد میں ارادۂ حق کا تعلق آثار عظمت واحکام قدرت کے کمال رویت

NYI MANZOOR MEHMOOD ABAD UNIT KARACHI

کا از روئے وحدت موجب ہے اور مراتب ظہور کے لحاظ سے یہ بکثرت صفات و شان کا حامل ہے اگر چہ اس کی ذات واحد ہے بزرگی و برتری اس کی ذات کو حاصل ہے یہ جب تک مرتبۂ متعین اور شان مقید میں بار بار ظہور پذیر نہ ہوں، یہ صفات اسے حاصل نہیں ہو سکتے اس کی متعین شان کا اظہار کمال رویت پر موقوف ہے تا کہ تمام مراتب و شان میں اس کا مشاہدہ ہو سکے البتہ تمام اعیان (موجودات) کی حالات ومراتب میں فرق اوران کی استعداد وقابلیت میں اختلاف کا تعین ونفاذ غیر متناہی (لامحدود) ہیں۔ چنانچہ مختلف عوالم (دنیاؤں) میں ذاتِ حق کا ظہور مختلف انداز میں ہوتا ہے۔

اے عزیز! اگر چہ اعیان وموجودات کے مراتب اور حالات افراد واشخاص کے لحاظ سے غیر متناہی (لامحدود) ہیں لیکن کلی طور پر یہ دو عالموں تک محدود ہے (۱) عالم ظاہر (۲) عالم باطن۔ تمام مراتب ظہور کے اسرار اعتدال وانحراف پر مبنی ہوتے ہیں اور مظاہر کا ظہور جو اعتدال وانحراف کا نتیجہ ہے، ان چاروں عوالم کے منازل میں سیر کے لحاظ سے کمال کو پہنچتے ہیں وہ چاروں عوالم، اول عالم معنوی دوم عالم روحانی سوم عالم مثال اور چہارم عالم حسی ہیں۔ جب تک دریائے وحدت حقیقی کے نور کی متلاطم موجیں عالم جبروت وملکوت کی نہروں کے ذریعے صحرائے عالم مثال میں نہیں پہنچتیں، میدان محبت کے پیاسے اور وادئ مودت کے تشگان اسرار الٰہی کے حوضوں تک نہیں پہنچ سکتے اور جب تک فلک کبریا کی بلندیوں سے سطوت آفتاب ہویت مظاہر وجود کی منزل میں غروب نہیں ہوتا تب تک نقاش موجودات نجوم واسماء وصفات کی ہدایت سے استفادہ نہیں کر سکتے۔

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

عالمِ خیال ومثال

اے عزیز! ضیاء کی دو قسمیں ہیں اول نورِ محسوس ہے جو بنفسہ ظاہر اور غیر کا اشکال و الوان (مختلف رنگوں) کی صورت میں مظہر ہے۔ دوم نور لطیف ہے جو لباس خیال میں اسرار غیب کا مظہر ہے یہی خیال عالم مثال مطلق ہے عالم مثال مطلق کے دو رُخ ہیں پہلا رُخ اپنی ذات کے لحاظ سے

عام رُخ ہے دوسرا رُخ عالم مثال میں خیال کے مقیدات اور اسرار جبروتی کے لحاظ سے خاص رُخ ہے یہ سیر درجات کی بلندی و پستی کے لحاظ سے ہر قسم کی ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کلیات کی یوں خبر دی ہے:

اَلــرُّؤیَــاءُ ثَلاثٌ رُؤیَــاءُ مِــنَ اللهِ وَ رُؤیَاءُ مِنَ الشَّیطَانِ وَ رُؤیَاءُ حَدِیثُ الْمَرْءِ نَفْسِهٖ	خواب تین ہیں اول اللہ تعالی کی جانب سے دوم شیطان کی جانب سے اور سوم بندے کے اپنے نفسانی جذبات سے

اسرار ملکوتی کی کمی وبیشی جو عالم مثال کے صحن میں حالت رکوع میں جلوہ گر ہوتا ہے، آئینۂ مثال میں حواس پیشانی کا مشاہدہ کرتا ہے ۔

مشاہدہ کرنا کسی قلب بیدار کے لئے ہی ممکن ہے ایسا شخص بیدار ہے نہ حقیقی معنوں میں خفتہ۔ البتہ ایسی رویا یا خواب ہر کس و ناکس کو میسر نہیں ہوتی ۔ سالک کی توجہ اس نکتے کی جانب لازماً ہونی چاہئے کہ دل کی جانب اس کی توجہ پوری پوری ہو۔ تاکہ گردش زمانہ کے حادثات سے اس کا دل ملول نہ ہوں اور اس کے شعور واحساسات پر خواہشات اور نفس کا اندرونِ پردہ غلبہ نہ ہو ہم قرآن مجید میں دیکھتے ہیں کہ ایک پیغمبر (حضرت ابراہیم علیہ السلام) نے خواب کی بناء پر اپنے بیٹے (حضرت اسماعیل علیہ السلام) کو راہِ خدا میں قربان کرنے کے لئے تیار ہوئے اس قسم کا حال حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ مخصوص ہے دوسرے انبیائے کرام نے بھی خواب پر عمل کیے ہیں۔

خواب کی حقیقت و ماہیت

چاہئے کہ طبیعت کو مختلف معانی سے خالی اور مختلف محسوس صورتوں سے الگ کرے مادی صورتیں جن سے عالم محسوسات میں واسطہ پڑتا ہے ،نیند کی حالت میں قوت خیال بن کر جلوہ گر ہوتی ہیں اور جیسا کہ روح کا شغل ہے کہ بیداری کی حالت میں حواسِ ظاہری کے ذریعے اسرار روحانی کا مکمل

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

مطالعہ کرتی ہے اور حالت خواب میں نیم مطالعہ کرتی ہے کیونکہ تخیل کی راہ سے عالم مثال کا دروازہ اس پر بند ہوتا ہے پس ایسے شخص کے ایسی خواب کسی معنی پر دلالت نہیں کرتی یہ روح سے خالی صورتیں ہوتی ہیں جن میں کوئی تاثیر یا نتیجہ نہیں ہوتا۔

اے عزیز! جان لے کہ عالم ارواح اور عالم اجسام کے درمیان ایک اور عالم (عالم مثال) ہوتا ہے وہ دونوں عالموں کے درمیان نمودار ہوتا ہے عالم ارواح سے عالم اجسام کو جو فیض پہنچتا ہے وہ اسی عالم کے توسط سے پہنچتا ہے کیونکہ جب بھی عالم ارواح سے عالم اجسام کی جانب کوئی فیض نازل ہوتا ہے وہ عالم اجسام کی نسبت اور تعلق سے آزاد ہوتا ہے جب وہ فیض عالم مثال مطلق میں پہنچتا ہے اس عالم کو دونوں جانب موزون پاتا ہے کیونکہ وہ عالم ارواح سے ملا ہوا اور مشابہ ہے اسی طرح عالم اجسام سے بھی ملا ہوا اور مشابہ ہے جب وہ فیض وہاں پہنچ جاتا ہے تو وہاں نسیم آشنائی پاتا ہے وطن اصلی کے اشتیاق کے آگ کی تپش اس پر غالب آتی ہے اس اثر روحانی کے تحت وہ اپنے حال کا اظہار کرتا ہے اسم اَلظَّاھِرُ جو عالم اجسام ہے ، کے نتائج کا اجراء ہوتا ہے اس اسرار روحانی سے مل کر برزخی جاذبہ کے ذریعے اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور جسمانیت کی پستی میں پہنچا دیتا ہے۔

NYF MANZOOR MEHMOOD ABAD UNIT KARACHI

اس عالم متوسط کے دو مرتبے اور دو اسم ہیں (۱) اول مرتبۂ تقیید اس میں سارے متجلی صحیح ہوتا ہے اس مرتبہ میں اسے خیالِ مقید کہتے ہیں (۲) دوم مرتبۂ اطلاق اس مرتبہ میں اسے مثال مطلق کہتے ہیں بے شک مرتبۂ اطلاق میں اس عالم کا انطباق اصل کے مطابق ہوتا ہے لیکن مرتبۂ تقیید میں ہیکلِ دماغ کی صحت اور عدم صحت ، مزاج کے اعتدال یا انحراف اور کمزور تصورات وطاقتور تصورات کی بناء پر کبھی مطابق ہوتا ہے اور کبھی مطابق نہیں ہوتا۔

پریشان خوابی

اے عزیز! جان لے کہ عالم مثال مطلق میں لوگوں کے خیالات مقیدہ کی حیثیت ایک چھوٹی

سی نہر جیسی ہے جو کسی عظیم دریا سے نکلی ہو اور دونوں ایک جانب سے عالم مثال سے متصل ہوتا ہے اور دوسری طرف ان سے کئی اور نہریں نکلتی ہیں جیسے عارضی خیالات وافکار، ملنے والی ارواح اور محسوس امور کے اقسام ولوازم۔ پس خیال مقید شہر بدن میں جاسوس کی مانند ہے اس کا کام ہمیشہ اخبار و واقعات کی کھوج میں لگے رہنا ہے کبھی کبھی اس کی توجہ عالم مثال کی طرف بھی ہو جاتی ہے اور وہ مثال مطلق کے بحر اعظم میں غوطہ زن ہو کر اسرار و معانی حاصل کرتا ہے اور کبھی کبھی ضیاء کے احکام کثیرہ کے ساتھ ظلمت کے بیابان میں گم بھی ہو جاتا ہے اور اسے اپنے مرجع اصلی کی طرف واپسی کا راستہ نہیں ملتا اور معرفت علوم و معانی کی طرف پلٹ آنا ممکن نہیں رہتا حالتِ بیداری میں حواسِ ظاہر کے ادراک کے ذریعے جو کچھ امور ظاہر ہوتے ہیں حالت ٹھہراؤ وسکون میں انہی خیالات وتصورات کو مصور کی مدد سے پردۂ خیال پر ظاہر کرتا ہے اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا ایسے شخص کے اکثر خواب اضغاث احلام (پریشان خوابی) ہوتے ہیں یہ عام لوگوں کا خواب ہے الا ماشاء اللہ۔

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

تعبیر خواب

جب یہ قاعدہ واضح ہوا اب جان لے! کہ اسباب صحت چند چیزیں ہیں بعض اندرونی مزاج کے متعلق ہیں اور بعض بیرون مزاج سے۔ جو کچھ اندرونی مزاج سے متعلق اور مخصوص ہیں وہ صحت کی ہیئت، مزاج کے اعتدال اور تصرف مصورہ کی قوت واستعداد ہیں۔ اور خارجی مزاج سے جو متعلق ہے، وہ حکم مناسب کی بقا اور خیال مقید سے اتصال وقرب ہے جو عالم مثال سے اتحاد کی مقتضی، لذاتِ نفسانی کے تعلق کی کمی وزیادتی، افکار فاسدہ، تصوراتِ باطلہ اور امور متفرقہ میں امڈ آنے والے وھم وگمان اور احوال وامور کی درستگی وغیرہ سے متعلق ہیں۔ یہیں سے ہے کہ صاحب بصیرت، معبر کامل جو مدارج ارواح اور مراتب تمثیلاتِ عالم مثال واشباح میں کشف سری وروحی کی قوت واستعداد سے آگاہ ومطلع ہو، جب وہ کسی صحیح المزاج شخص کے خواب کو سنتا ہے تو اپنی معرفت کے مطابق خواب کا موقع محل، خیال

کے مقام کے مطابق اپنے خیال میں اس کا تجزیہ وتحلیل اور تشخیص کرتا ہے اور عالم مثال میں جا کر اس کے خواب کو موزون معانی سے نسبت دیتا ہے اور پھر اسے بیان کرتا ہے اگر تعبیر بتانے والا کامل ہو تو عالم مثال میں مراتب علویات پر توقف نہیں کرتا بلکہ عالم ارواح میں ترقی کر جاتا ہے اور عالم جبروت میں اختتام پذیر ہوتا ہے وہاں اس شخص کے آئینۂ استعداد کا مشاہدہ کرتا ہے کہ اس رویا کا مقتضی و حال کیا ہے؟ اور وہ عالم شہادت میں کس وقت ظہور پذیر ہوگا؟ اور کس صورت میں ظاہر ہوگا؟ یہ اسرار دیکھنے کے بعد اگر بیان کرنے میں مصلحت دکھائی دے تو وہ صاحب رویا کو بیان کرے گا خواب سے متعلق یہی تعبیر خواب کہلاتی ہے اور تعبیر بیان کرنے والا معبر کہلاتا ہے۔

خواب میں خلل و گڑبڑ کی وجہ

خواب میں خلل واقع ہوتا ہے وہ یہاں صورت اور مقصود کے درمیان عدم مطابقت کی وجہ سے ہوتا ہے جو خواب دیکھنے والے کے کدورت باطن جو مزاج کے انحراف، ہیئت دماغ کے فساد و فتور اور احوال حسی کے اختلال سے عبارت ہے، کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے گفتار میں جھوٹ بولنا، دروغ سے کام لینا، بدسیرت ہونا اور پست معاملات میں اوقات ضائع کرنا وغیرہ وغیرہ چنانچہ صفاتِ جمیلہ کے آثار ان میں برباد ہو کر رہ جاتے ہیں:

وَالْاَمْرُ بِالْعَكْسِ اِذَا كَانَ الْحَالُ بِالْعَكْسِ — اگر حالات اس کے برعکس ہو جائیں تو معاملہ بھی برعکس ہو جائے گا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَاءِ اَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا — تم میں درست ترین رویا اس کی ہوتی ہے جو سب سے زیادہ سچا ہوتا ہے۔

اسی کی طرف اشارہ ہے۔

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

نا قابل تعبیر خواب

جب یہ معانی معلوم ہوگیا تو (اب جان لے! کہ بنی آدم خواب کی حالت میں خیال مقید کے ذریعے عالم مثال و عالم ارواح سے اسرار و معانی ادراک کرنے میں نوع انسانی کے کئی طبقے ہیں بعض وہ ہیں جن کی رویا قابل تعبیر نہیں ہوتی یہ گروہ دو قسم کی ہیں۔ قسم اول مجوبین اور قسم دوم متوسطین ۔

قسم اول مجوبین

قسم اول وہ ہیں جن کے صفات مستور و پوشیدہ ہوتے ہیں ان کے نفوس پر فطری و تخلیقی احکام انحراف کا غلبہ ہوتا ہے کدوراتِ نفسانی اور قوائے روحانی نے مشرع روحانی (روحانی راستے) کو جو عالم مثال تک جاتا ہے، مسدود کر دیا ہے اور قوائے روحانی پر ظلمت چھا جانے کی وجہ سے وہ مطلعِ اسرار سے دور ہو گیا ہے اور وہ کرامتِ تعریفات الٰہی کی خلعت سے محروم ہو کر رہ گیا ہے اس گروہ کی بیداری خواب کی مانند ہوتی ہے اور ان کے خواب فضول اور ان کی بیداری بے ثمر ہوتی ہے اور ان کے خواب بے نتیجہ ہوتے ہیں۔:

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ (الکہف ۱۸) آپ انہیں بیدار سمجھتے ہیں حالانکہ وہ اونگھ رہے ہوتے ہیں

ان کی زندگی اور موت دونوں برابر ہوتی ہے۔

قسم دوم متوسطین

قسم دوم اہل سلوک کے متوسط لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آئینۂ دل کو فیض معانی وحقائق کے قبول سے مستور کر دیے ہیں لیکن ابھی تک انہوں نے سلوک اور سلوک کے مراحل طے کرنے سے ہاتھ نہیں اٹھایا (بلکہ وہ بدستور سلوک میں رواں دواں ہیں) وہ ہمیشہ رحمت الٰہی کے امیدوار رہتے ہیں ان کی ثابت قدمی اور استواری سے انہیں بد دل نہیں ہونا چاہیے اس میں تعجب بھی نہ ہونا چاہیے کہ

وہ (مستقبل میں) اہل کمال میں سے ہو جائیں گے۔

قابل تعبیر خواب

اما وہ قسم کہ جن کے خواب تعبیر کے محتاج ہوتے ہیں، یہ بھی دو قسم کی ہیں۔ قسم اول متوسطین اور قسم دوم کاملین۔

قسم اول متوسطین

یہ وہ گروہ ہے جو بعض اوقات تعلقات جسمانی کو مجتمع کرتا ہے شواغل نفسانی سے فارغ ہونے کی وجہ سے ان کا آئینۂ دل تھوڑی بہت صفائی و پاکیزگی پا چکا ہے چنانچہ عالم مثال سے بعض معانی اس میں منعکس ہوتے ہیں اور وہیں دماغ میں پہنچتے ہیں بقیہ روح کی بناء پر اوصاف ذمیمہ کے آثار حدیث نفس کے اثر کے ساتھ مل جاتا ہے قوت مصورہ و قوت متخیلہ اس ملے ہوئے معانی کو لباس خیال میں پیش کرتا ہے اس قسم کے خواب کی تعبیر بتانے کے لئے فطین و زیرک معبر کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ وہ ممکن حد تک حدیث نفس کو معنی مجردہ سے الگ کر سکے۔

NYF MANZOOR MEHMOODABAD UNIT KARACHI

دوم کاملین

یہ وہ گروہ ہے جس نے اپنے زرِ نفس کو مجاہدے کی بھٹی میں ڈال کر پاک وصاف کر دیا ہے آئینۂ دل کو صیقل و قلعی کے ذریعے طبیعت کے زنگ سے پاک کر دیا ہے سیر الی اللہ کے سلسلے میں اپنے قدم ہمت کو کنگرۂ کبریا پر رکھ دیئے ہیں میدانِ شہود میں کروبیان اور ملائے اعلیٰ کے روحانیوں پر سبقت لے گئے ہیں انہوں نے زمان و مکان کے بساط کو طے کر لیے ہیں امکان کی بدبختی کو پس پشت ڈال دیے ہیں اوج ابد کی لوح پر اسرارِ ازل کو پڑھ لئے ہیں روزنِ ازلی سے ہی صحرائے ابدی کا نظارہ کر لئے ہیں عالم جبروت کے اسماء وصفات کے مدارج بروج کو عبور کر لیے ہیں اور مشرق ہویتِ غیب کے مطلع سے طلوع ہو چکا ہے۔ ان لوگوں نے اپنے عرش دل کو حضرت حق کے ساتھ وابستہ کر لئے ہیں۔

کیونکہ اس گروہ کا دل اسرار الہیہ کا خزانہ بن چکا ہے خواب کی حالت میں بعض اسرار جو خزانۂ دل میں پہلے سے ودیعت ہیں، کا عکس دماغ پر پھینکتا ہے قوتِ مصورہ اس عکس کو خیالِ مقیدہ کے لباس میں ذہن پر پیش کرتا ہے کیونکہ عکس صورت کی اہلیت کا حامل ہوتا ہے اس لئے تعبیر کا محتاج نہیں ہوتا یہ قسم انبیاء، رسل اور اولیاء صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین جیسے اہل کمال کی غذا ہے۔

جب تم نے معلوم کرلیا کہ وہ گروہ جس کا خواب قابل تعبیر نہیں اس کے بھی دو گروہ ہیں قسم اول ناقص ہے اور قسم دوم کامل۔

ظہور تعبیر خواب میں تاخیر یا تیزی

اے عزیز! جان لے کہ بعض خواب کا نتیجہ ظاہر ہونے میں تاخیر ہوتی ہے اور بعض سریع الظہور یعنی جلد ظاہر ہوتا ہے۔ خواب کے نتائج کے ظہور کے لئے بغیر کسی تبدیلی کے اپنا وقت مقرر ہے ارباب قلوب اور اہل تحقیق کے نزدیک خواب کی صداقت اور اعلی درجہ پر ہونا صاحب خواب کے سچائی اور بلند ہمتی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ جب نفس کے ترقی کی قوت کمال ادراک کو پہنچتا ہے تو عوالم علوی کے غیبی پردوں کو اٹھا دیتا ہے اور محل اعلیٰ میں جو علوم قدیم کا مخزن اور اس معاملہ کا مطلع ہے، واقع ہوتا ہے تو لازمی طور اس کے طلوع کے بعد سالک عوالم علوی میں سے کسی ایک عالم میں نزول کرتا ہے، کچھ وقت وہیں ٹھہرتا ہے اور کسی اسم کے تصرف سے جو اس عالم کا عامل و موکل اور مدبر ہوتا ہے ، رابطہ کرتا ہے وہاں سے کسی اور جگہ نزول کرتا ہے اور حدیث نبوی میں آیا ہے:

اِنَّ الْاَمْرَ الْاِلٰهِيَّ يَبْقٰى فِيْ الْحَقِّ بَعْدَ تَرَقِّيِ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فِيْ ثَلٰثَةِ سِنِيْنَ امر الٰہی آسمان دنیا تک پہنچنے سے پہلے تین سال حق تعالیٰ کے ہاں ہوتا ہے

(اسی کی جانب اشارہ ہے)۔

بعض اہل حق کے خواب کی تعبیر اور نتیجہ چالیس سال بعد ظاہر ہوئے ہیں چنانچہ حضرت

NYP MANZOOR MEHMOOD ABAD UNIT KARACHI

یوسف علیہ السلام انہی میں سے ایک تھے۔ بچپن میں آپ نے فرمایا تھا کہ:

اِنِّی رَئَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لِیْ سَاجِدِیْنَ (یوسف:۴) الخ میں نے گیارہ ستاروں اور شمس وقمر کو دیکھا جو مجھے سجدہ کرر ہے ہیں

یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کہ:

ھٰذَا تَاْوِیْلُ رُؤْیَایَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَھَا رَبِّیْ حَقًّا (یوسف۱۰۰) یہ اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے بچپن میں دیکھا تھا جسے حق تعالیٰ نے سچ کر دکھایا۔

اکثر مفسرین اور مؤرخین کے نزدیک ان دونوں واقعات کے درمیان چالیس سال کی مدت تھی ۔

خواب کے نتائج جلد برآمد ہونا دیکھنے والے کے کمزور حال کی دلیل ہے جس میں ترقی وعروج کی قوت واستعداد نہیں ہوتی کہ عوالم میں سے کسی ایک عالم سے صورت امر یا حقیقت مقدرہ اخذ کرے اس کے انتہائی ترقی وعروج جسمانی تعلقات اور نفسانی مشاغل سے اعراض کرنے میں مگن ہونا ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے فضائے وجود میں تنزل یا ترقی کرے نفسانی صفائی وپاکیزگی کی بنیاد پر ان امور میں سے بعض کا ادراک کرتا ہے وہاں سے تجاوز نہیں کرسکتا اس میں عالم علوی کی جانب ترقی کی استعداد نہیں ہوتی اس لئے اس امر کے قرب کی وجہ سے ظہور ملک اور نتیجہ رویا میں تاخیر نہیں ہوتی ۔

اللہ تعالیٰ منازل اعلیٰ کے سالکین اور مقاصد اقصیٰ کے قاصدین کے انفاس شریفہ اور اقدام مبارکہ کو دلوں کے امراض کی آفات اور عمل شہود کے رکاوٹوں کے آثار سے اپنی پناہ عصمت میں محفوظ و مامون رکھے بمنه و کرمه ان ربی قریب مجیب والحمد لله وحده

والسلامعلی من اتبع الهدی

NYF MAKTOOR MEHMOODIA DAR UNIT KARACHI